سوال

(104) دورانِ نماز شلوار ٹخنوں سے اوپر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوابی سے اکرم نیازی لکھتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز کے وقت اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کرے اور نماز کے بعد عام حالات میں اس کی پروانہ کرے تو کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟ نیز ننگے سر نماز پڑھنے کی شرعی حیثیت بھی واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل ٹخنوں کے اوپر کپڑا رکھنے کے متعلق اس غلط فہمی میں بتلا ہے کہ شاید یہ حکم صرف نماز کے لئے ہے، حالانکہ اس حکم کا تعلق صرف نماز سے نہیں بلکہ مطلق طور پر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالی اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو تکبر غرور کرتا ہوا اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔'' (صحیح بخاری: کتاب اللباس)

ایک دوسری حدیث کے متعلق کپڑا ٹخنوں سے نیچا کرنے کو تکبر کی علامت قرار دیا گیا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتے۔ نماز کے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ چادر یا شلوار ٹخنوں سے نیچے نہ ہو کیوں کہ ایسا کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں کرتا جو ٹخنوں کے نیچے کپڑا لٹکاتا ہو۔'' (مسند امام احمد: 4/67)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جرم کی سنگینی بایں الفاظ بیان فرمائی ہے: ''کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو صرف اس بنا پر زمین میں دھنسا دیا گیا کہ وہ متکبرانہ انداز میں اپنی چادر کو ٹخنوں کے نیچے لٹکا کر چلا کرتا تھا۔'' (صحیح بخاری: کتاب الانبیاء)

البتہ عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ وعید سنائی تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں کہ عورتیں اپنی چادر کے متعلق کیا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ وہ ایک بالشت ٹخنوں سے نیچے لٹکا سکتی ہیں۔'' اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اتنی سی مقدار نیچے لٹکانے سے چلتے وقت عورتوں کے قدم کھل جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک ہاتھ کی مقدار کپڑا نیچے لٹکائیں اس سے زیادہ نہ ہو۔'' (جامع ترمذی: کتاب اللباس)

مختصر یہ ہے کہ مسلمان کو ہر وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کی چادر یا شلوار اس کے ٹخنوں سے نیچے نہ ہونے پائے۔ ننگے سر نماز ہوجاتی ہے لیکن عام حالات میں اسے

عادت نہ بنایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عام حالات میں ننگے سر نماز پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ ویسے بھی سر ننگا رکھنا اسلامی تہذیب نہیں بلکہ مغربی کلچر ہے جسے ہماری اکثریت نے بطور فیشن اپنا لیا ہے۔ بعض انتہا پسند حضرات اسے ''مردہ سنت ''خیال کر کے اس کے احیاء کا بڑی سختی سے اہتمام کرتے ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل عامۃ الناس میں نفرت کا باعث ہے۔ اس لئے احتراز کیا جائے۔ کپڑا موجود ہونے کی صورت میں عام طور پر ننگے سر نماز پڑھنا، صرف جواز کی گنجائش ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:135